کتابخانه جامع
جامعة العلوم
معاونت پژوهش
مرکز جهانی علوم اسلامی

مرکز جهانی علوم اسلامی

مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی

پایان نامه کارشناسی ارشد

رشته فقه و معارف اسلامی

عنوان:

عقیلهٔ بنی هاشم زینب علیها السلام

تالیف آیت الله علی کریمی جهرمی

ترجمه بزبان اردو

استاد راهنما:

حجة الاسلام کلب صادق اسدی

استاد مشاور:

حجة الاسلام سیدکمیل اصغر زیدی

دانش پژوه:

محمد رضا بلتستانی

سال ۱۳۸۴

کتابخانه جامع مرکز جهانی علوم اسلامی
شماره ثبت: ۲۷۴
تاریخ ثبت:

انتساب

حدیث عشق دو باب است کربلا و دمشق
یکی حسینؑ رقم کرد و دیگری زینبؑ

میں اپنی اس ناچیز کوشش کو اس ہستی کے نام ہدیہ کرتا ہوں جن کے مصائب کو یاد کر کے حجت خدا امام زمانہ عجّل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بھی صبح و شام خون کے آنسو بہاتے ہیں۔

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

تشکر و قدر دانی

از باب" مَنْ لَمْ یَشْکُرِ الْمَخْلُوقَ لَمْ یَشْکُرِ الْخَالِقَ" بر خود لازم می دانم که قبل از هر چیز ازمرکز جهانی علوم اسلامی به ویژه مسؤلین مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی تشکر کنم که زمینهٔ تالیف و تحقیق را برای طلاب و محصلّین این مرکز فراهم آوردند تا در آینده محققین و صاحبان قلم خوبی را به جوامع اسلامی تحویل بدهند.

پس از آن از اساتید گران قدر و عزیز راهنما و مشاور جناب حجّة الاسلام و المسلمین آقای کلب صادق اسدی و حجّة الاسلام و المسلمین آقای سیّد کمیل اصغر زیدی کمال تشکر را درام که باوجود مشاغل زیاد، راهنمائی و مشاورت این پژوهش را بعهده گرفتند.

و درپایان از خداوند سبحان سلامتی و موفقیت همه آنان را خواستارم.

چکیده مطالب

قبل از آغاز به خلاصه مباحث کتاب در باره شخصیت بانوی قهرمان کربلا مطالبی را با اختصار بیان می کنیم. سپس راجع به مطالب کتاب حرفهائی عرضه می داریم. بانوی قهرمان کربلا حضرت زینب (ع) شخصیتی است که احتیاج به معرفی چندانی ندارد ، ایشان علاوه بر والدین گرامی خود جد بزرگوار خویش، حضرت ختمی مرتبت (ص) را نیز درک کرده و مورد عطوفت و محبت خاص آن عصارهٔ هستی بوده است. برای شرف و بزرگواری ایشان همین بس که اگر ما از نهضت عاشورا نام مبارک زینب(ع) را حذف کنیم، این نهضت عمیق و فراگیر نا تمام خواهد ماند . مثل امروز آن زمان نیز از امام حسین(ع) افراد زیادی می پرسیدند که زن وبچه ها را برای چه می برید ؟ ولی پس از دوران اسارت که دوران افشاگری و پرده دری بود ، همه متوجه شدند که رمز کار چه بوده و نقش زینب (ع) در حادثه عاشورا چه بوده است.

اما مؤلف بزرگوار آیت الله شیخ علی کریمی جهرمی از اساتید حوزه علمیه قم و صاحب تالیفات زیادی می باشند تا بحال کتابهای متعددی به رشته تحریر درآورده اند، از جمله کتاب "عقیله بنی هاشم زینب(ع) می باشد که خداوند توفیق ترجمه وتحقیق آن را به اینجانب عنایت فرموده که مؤلف در این کتاب با زبان گویاو شیوا مطالب راارائه کرده و تحت سی عناوین مختلف ،کتاب را به پایان برده اند وما آن را در شش ابواب مختلف تقسیم کرده و در ترتیب آن نیز طبق مناسبت عناوین ابواب دخل و تصرفاتی انجام داده ایم. و مؤلف در کار ترجمه نیز راهنمائی لازم را باینجانب ارائه کرده اند و طبق روش پایان نامه نویسی آن را بشکل خاصی درآورده ایم که اجمالش از این قرار می باشد:

پس از صفحات اولیه (موضوع ،بسمله ،انتساب، تشکروقدردانی.....) پژوهش ما بطور کلی به سه بخش عمده تقسیم شده است. الف: مقدمه ب : فصل بندی ابواب ج: خاتمه که خود دو بخش دارد. الف : خطبه کوفه و شام و کلمات گهر بار دیگر ب: منابع و مآخذ.

امّا تفصیل مطلب: الف: در مقدمه مؤلف درباره علت تألیف این کتاب و علاقه شدید خود نسبت به آن معظمه پرداخته اند .

ب: اما مؤلف در این بخش عناوین سی گانه کتاب را که ما در شش ابواب مختلف تقسیم و ترتیب آن را نیز جابجا کردیم درباب اول در باره عناوینی مانند اسم و حسب و نسب حضرت زینب(ع)تربیت و لقب آن بانو،به بحث پر داخته اند.

در باب دوم راجع به ازدواج ،فرزندان آنحضرت بحث کرده اند . در باب سوم درباره عناوینی مثل "زینب (ع)تشنه علم" ، "مقام علمی حضرت زینب (ع)"، "کلمات حضرت زینب (ع)" و فصاحت و بلاغت حضرت زینب (ع) ....به بحث و بررسی پرداخته اند .در باب چهارم درباره عناوینی مانند "همراهی حضرت زینب (ع) با امام حسین(ع)" ، عواطف حضرت زینب (ع) با امام حسین (ع)" مدیریت و اشراف کامل زینب (ع) و جلالت فوق العاده زینب(ع) ....به بحث پرداخته اند. در باب پنجم راجع به"مقام بندگی حضرت زینب (ع)"، کرامات حضرت زینب (ع)" ، "جناب زینب (ع)و هاتف غیبی" و توسل به حضرت زینب (ع)"...... مورد بحث و گفتگو قرار داده اند. درباب ششم درمورد "نام زینب (ع)در آسمانها" ، حضرت زینب (ع) از نظرصاحب نظران" ، "یک سؤال راجع به حضرت زینب (ع)" .... به تحلیل پرداخته اند.

ج: خاتمه: بخاطر اهمیت خطبه های آنحضرت (ع)در کوفه و شام و ......ما این خاتمه را اضافه کردیم چونکه مؤلف متن کامل آنها را در کتاب نیاورده بود و در پایان خاتمه، منابع و مآخذ را قرار دادیم .مخفی نماند علاوه بر این تجدد و نوگرائی که ما در فصل بندی و اضافات انجام داده ایم راجع به پاورقی ها به اصل کتاب مراجعه شده و عین عبارت آن را بیان کرده ایم و در بعض موارد مطالب مهمی که مؤلف اجمالا اشاره کرده بود ،بخاطر اهمیت موضوع ما آنرا درپاورقی آورده ایم مثل نامه حضرت عبد الله بن جعفر (ع)به امام حسین علیه السلام و متن خطبات کوفه و شام.

والسلام

فہرست

انتساب ۳
تشکر وقدردانی ۴
چکیدہ مطالب ۵
فہرست ۷
مقدمہ مؤلف ۱۱

پہلا باب
جناب زینب علیہا السلام کی شخصیت

جناب زینب علیہا السلام کا نام اور حسب ونسب ۱۷
جناب زینب علیہا السلام کی تربیت ۲۳
جناب زینب علیہا السلام کا مقام ۲۵
جناب زینب علیہا السلام کا لقب مبارک ۲۷

دوسرا باب

ثانی زہرا علیہا السلام کا عقد

آپؑ کا عقد مبارک ۳۳

آپؑ کی ازدواجی زندگی ۳۸

آپؑ کی اولاد ۴۲

جناب زینب علیہا السلام کی بیٹی ام کلثوم علیہا السلام ۴۸

تیسرا باب

باپ کی سراپا تصویر

زینب علیہا السلام تشنہ علم ۵۳

جناب زینب علیہا السلام کا علمی مقام ۶۳

جناب زینب علیہا السلام کے بیانات ۶۸

آپؑ کی فصاحت و بلاغت ۷۳

خاتون کربلا کی شجاعت ۷۹

چوتھا باب

تحریک کربلا کی تکمیل

جناب زینب علیہا السلام امام حسین علیہ السلام کے قدم بہ قدم ۸۸

جناب زینب علیہا السلام کی غیر معمولی جلالت ۹۳
آپؑ کی امام حسین علیہ السلام سے محبت ۹۷
اسیران کربلا کی سرپرستی اور آپؑ کا کردار ۱۰۷
جناب زینب علیہا السلام کے دردناک مصائب ۱۱۴
جناب زینب علیہا السلام اور امام حسین علیہ السلام کی نیابت ۱۱۷
امام حسین علیہ السلام اور زینب کبری علیہا السلام ۱۲۱

پانچواں باب

جناب زینب علیہا السلام کا معنوی مقام

جناب زینب علیہا السلام کی عبادت ۱۲۵
کرامات جناب زینب علیہا السلام ۱۲۹
جناب زینب علیہا السلام اور ہاتف غیبی ۱۳۴
جناب زینب علیہا السلام سے توسل ۱۳۷
جناب زینب علیہا السلام کے محبّ ۱۴۱

چھٹا باب

جناب زینب علیہا السلام کی آفاقی شخصیت

آسمانوں میں نام زینب کبری علیہا السلام ۱۴۶

جناب زینب علیہا السلام کے بارے میں بزرگوں کے نظریات ۱۴۹
جناب زینب علیہا السلام کے بارے میں ایک سوال ۱۵۳
وہ عورت جس نے حضرت زینب علیہا السلام ہونے کا دعویٰ کیا ۱۵۶
جناب زینب علیہا السلام تمام عورتوں کے لئے نمونہ عمل ۱۵۹

خاتمہ

جناب زینب علیہا السلام کے گہربار فرمودات اور خطبے

الف: قصر ابن زیاد میں جناب زینب علیہا السلام کی گفتگو ۱۶۵
ب: بازار کوفہ میں ثانی زہراؑ خطبہ ۱۶۹
ج: دربار یزید میں فاتح شام کا خطبہ ۱۷۴
منابع و مآخذ ۱۸۳

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمدٍ وّ آلہ الطاھرین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین اللھم صلِ و سلّم و زد وبارک علی حفیدۃ رسول اللہ و بنت امیر المؤمنین و نائبۃ الزھراء و اخت الحسن وشقیقۃ الحسین، الصدیقۃ الصغری، زینب الکبری سلام اللہ وصلواتہ علیھاوعلیٰ جدّھا و ابیھا ، وامّھا و اخیھا و بنیھا.

جناب زینب علیہا السلام کا اسم گرامی تاریخ کے ان مقدس اور درخشاں ناموں میں سے ہے جسے ہم بچپن سے ہی سنتے چلے آرہے ہیں پھر جوں جوں اس عظیم شخصیت سے آشنائی بڑھتی گئی اتنی ہی میرے دل میں محبت اور عقیدت بھی بڑھتی چلی گئی۔

پنجتن پاک کی آخری کڑی جناب امام حسین علیہ السلام کی مجالسِ عزاداری میں شرکت کے دوران جس چیز نے سب سے زیادہ مجھے متاثر کیا وہ ام المصائب جناب زینب علیہا السلام کے بے شمار اور جان فرسا مصائب تھے۔اس باعظمت خاتون کی مظلومیت نے میری فکر پر گہرا اثر چھوڑا۔اگرچہ اس کے ساتھ ساتھ انؑ کے صبر وتحمل اور پائیداری کے حیرت انگیز کارنامے بھی میرے سامنے موجود تھے۔

جب بچپنے کو خیر باد کہہ کر جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تو انقلاب کربلا اور قیام امام حسین علیہ السلام کی غم انگیز داستان کا مطالعہ کرنے کے نتیجے میں اس حقیقت تک پہنچا کہ زینب علیہا السلام کی ذات گرامی

دنیا والوں کے لئے علم وعمل، صبر واستقلال، شجاعت اور ایثار وفداکاری کا مکمل نمونہ ہے۔ آپؑ دنیائے عرب کی عظیم ترین ہستی اور ادبیات عرب میں ید طولیٰ رکھنے والی خاتون تھیں یہی وجہ ہے کہ آپؑ نے فصاحت وبلاغت سے بھرپور نئی ترکیبیں ایجاد کیں۔

جناب زینب علیہا السلام کو جس صفت نے دوسری تمام خواتین بلکہ مفکر اور دانشور مردوں سے بھی ممتاز کیا ہے وہ خدائے عز وجل کی طرف سے عطا کی گئی فہم ودانش تھی۔ آپؑ دین خدا کے حاسد اور کینہ توز دشمنوں کیساتھ جنگ کے موقع پر اس قدر عزم وتدبر سے قدم اٹھایا کرتی تھیں کہ کوئی بھی دشمن آپؑ کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ خودغرض اور باطل طاقتوں پر اس قدر آپؑ کی ہیبت طاری ہوتی تھی کہ بڑے سے بڑے پہلوانوں کے بھی قدم اکھڑ جاتے تھے اور آپؑ انہیں رسوا کر دیتی تھیں۔ اور پوری دنیا آپؑ کی قدرت گویائی اور معنوی دبدبے اور شان وشوکت کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔

جب میں نے جناب زینب علیہا السلام کے کوفہ وشام کے بازاروں اور درباروں میں دیئے گئے عظیم خطبوں کا مطالعہ کیا تو میرے سامنے حکمت ومعرفت کے چشمے پھوٹنے لگے اور ساتھ ہی اس حقیقت تک پہنچا کہ آپؑ کی شخصیت، عظمت، جرأت اور پائیداری سے بھری تھی اور آپؑ ایک سخی وفیض رساں خاتون تھیں۔ خالق لایزال نے انہیں وسعت دل کے عظیم مرتبے پر فائز کر کے کمال و سعادت کی طرف پرواز کرنے کے کیلئے علم وعمل کے دو قوی پر بھی عطا کئے تھے۔

حقیقت میں دیکھا جائے تو الفاظ آپؑ کے بلند وبالا مقام کو بیان کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ 'شجاع' 'دلاور' اور 'ذہین' جیسے الفاظ کے ذریعہ بھی آپؑ کی عظیم شخصیت کا حقیقی

تعارف نہیں کرایا جاسکتا۔

جی ہاں یہی چیزیں کافی عرصے سے مجھے آپؑ کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کرنے پر ابھار رہی تھیں۔ پھر میں نے انہی مطالب اور نکات کو ترتیب دے کر کتاب کی شکل دے دی جس کا نام پہلے ''زینب علیہاالسلام'' تجویز کیا تھا۔

پھر ''انقلاب کربلا کی دوسری راہنما'' نامی کتاب کے لئے مواد تیار کیا لیکن اسے چھاپنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ اب طویل عرصہ گزرنے کے بعد نظر ثانی کر کے کچھ مطالب کے اضافے کے ساتھ ''عقیلۂ بنی ہاشم'' کے نام سے آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔(۱)

حیدر کرّارؑ کی لختِ جگر سے میری یہی تمنا ہے کہ وہ اپنے لطف و کرم سے حقیر کی اس کوشش کو معاشرے کے لئے مفید اور مشعل راہ قرار دیں۔ اور حقیر کو جو کہ بچپن ہی سے آپؑ کا دلدادہ ہے اور آپؑ ہی کے اسم مبارک کا ورد کرتے ہوئے آپؑ کے جان سوز مصائب پر اشکبار رہتا ہے، اور دیگر انسانیت ساز مخلص پیروؤں کو اپنے بیت الشرف سے خالی ہاتھ نہ لوٹائیں۔

خداوند متعال سے یہی دعا ہے کہ وہ ہم سب کو عقیلہ بنی ہاشم جناب زینب علیہاالسلام کی پیروی کرنے کی توفیق عطا کرے تاکہ ہم اس عظیم المرتبت خاتون کی عظمت و رفعت کے پہلوؤں کو سمجھ سکیں اور آپ علیہاالسلام کے حقیقی مقاصد کو پاسکیں۔

جی ہاں! اگر کوئی معاشرہ جناب زینب علیہاالسلام کے نقش قدم پر چلنے والا ہو تو کبھی بھی وہ ذلت و حقارت کو تسلیم نہیں کرسکتا۔ اور نہ ہی جابر و مغرور حکومتوں کے آگے سر جھکائے گا، بلکہ خود ایک مستقل، طاقتور اور متحرک معاشرہ بن جائے گا جو ظالم و جابر حکمرانوں کے منحوس ہاتھوں کو کاٹ کر

۱۔ انشاءاللہ آئندہ آنے والے موضوعات کے ذیل میں جناب زینب علیہاالسلام کا عقیلۂ بنی ہاشم کے لقب سے مشہور ہونے کے علل واسباب بیان کئے جائیں گے۔ مؤلف۔

انکی ساری امیدوں کو خاک میں ملا دے گا۔

جناب زینب علیہا السلام کی معرفت رکھنے والا معاشرہ جابر حکمرانوں سے ڈرنے کے بجائے بڑی جرأتمندی کے ساتھ خود کو اور دوسروں کو ان کی غلامی سے نجات دلائے گا اور معاشرے میں پیدا ہونے والے فساد اور برائیوں کے خاتمہ کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دے گا۔

امت مسلمہ اور خصوصاً شیعہ مکتب فکر میں بہت سے مقدس اور کامل نمونے پائے جاتے ہیں جن سے درس لیتے ہوئے معاشرے میں انقلاب پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور ان کے پُر عزم اور ولولہ انگیز نعروں کے ذریعے پوری امت کو بیدار کر کے کفر کے ساتھ نبرد آزما ہونے کے لئے تیار کیا جا سکتا ہے۔

مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دنیا کے دوسرے ممالک میں بسنے والی مسلمان شخصیتیں اپنے مقام و منزلت کو منوانے اور اپنے مکتب کا تعارف کرانے کے بجائے دوسروں کی تقلید میں مگن نظر آتی ہیں اور اسلام کے صرف نام سے آشنا ہیں۔

تو آئیں! ہم اپنی اس اندوہناک صورت حال سے رہائی کے لئے بارگاہِ الٰہی کی محبوب شخصیت جناب زینب علیہا السلام کا دامن پکڑ کر تضرع کے ساتھ عرض کریں:

اے بلند روح کی مالکہ، اے انسانِ کامل، اے مثالی خاتون، اے مادر گرامی کے بعد تمام عورتوں کی سرتاج، اے ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پروردہ، اے علی مرتضیٰ علیہ السلام کی لخت جگر، اے زہرائے مرضیہ علیہا السلام کی جانشین، اے خواہر حسنین علیہما السلام، اے دنیا کے مظلوموں کی فریادرس، اے خوبیوں اور نیکیوں کا محور، اے ہدایت وسعادت کا سرچشمہ خاتون!

آپ کو آپ کے بابا مشکل کشا کی قسم! شہیدہ ماں فاطمہ زہرا علیہا السلام کی قسم، آپ کے بڑے بھائی حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی قسم، آپ کے ہم سفر، ہم نشین اور آپ کے دل کے ٹکڑے مظلوم امام حسین علیہ السلام کی قسم،

اورابدیت سے متصل ان کی عظیم ملکوتی روح کی قسم اورآپ کے خداداد مقامِ ولایت کی قسم جس کے ذریعے آپ نے ہر جگہ انقلاب برپا کیا اور دوست و دشمن سبھی کو حیرت میں ڈالا؛ امت مسلمہ کے دل و جان میں ایک ایسا احساس پیدا کردیں کہ جس سے وہ اپنا مقدر بدل سکے اور اپنے آپ کو پہچان سکے۔ اورآپ ہی کی طرح فرض شناس، متحرک اور حق کی داعی بنے۔

علی کریمی جھرمی
قم حوزۂ علمیہ

پہلا باب

جناب زینب علیہاالسلام کی شخصیت

آپ علیہا السلام کا نام اور حسب ونسب

مرج البحرین کے مصداق علی و فاطمہ علیہا السلام کی بابرکت شادی کے نتیجے میں ایسی ہستیاں وجود میں آئیں کہ جن میں سے ہر ایک امامت وولایت کے اُفق پر چمکتے ہوئے ستاروں کے مانند ہے۔ان کے پہلے لخت جگر حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور دوسرے نور نظر حضرت امام حسین علیہ السلام کی ذات گرامی ہے۔

اور اس پاک گھرانے کا تیسرا چشم و چراغ جس پر خاندان کو فخر ہے وہ حضرت زینب علیہا السلام کی ذات گرامی ہے۔(۱) جن کی فضیلتوں میں سے ایک عظیم فضیلت یہ ہے کہ آپؑ نے اپنے دونوں بھائیوں کی طرح پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں ہی اس دنیا میں آنکھیں کھولیں اور ابتداء ہی سے ختمی مرتبت کی محبتوں اور نوازشوں کا مرکز رہیں اور آپؐ کی آغوش میں پروان چڑھیں۔کئی سال تک خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کا دیدار کیا اور ان کے نورانی بیانات سے فیضیاب ہوتی رہیں۔

خدائے عزّ وجل کی طرف سے عطا شدہ فراست، ذہانت اور صلاحیتوں کے ذریعے جناب زینب علیہا السلام نے اپنے ناناؐ سے علم و فضل کا عظیم سرمایہ حاصل کیا۔

۱۔ جب بھی کسی شخصیت کے متعلق کوئی کتاب لکھی جائے تو سب سے پہلے اس شخصیت کے مقام پیدائش اور تاریخ کا

یہ بات قابل غور ہے کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے گھر میں پیدا ہونے والے ہر بچے کا نام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتخب کیا کرتے تھے۔ اور کبھی بھی امیر المؤمنین علیہ السلام اور حضرت فاطمہ علیہا السلام نے پہل نہیں کی۔ جیسا کہ اس مطلب کی طرف جنت کے جوانوں کے سردار جناب حسنین علیہما السلام کی ولادت کے موقع پر پیش آنے والے واقعات واضح طور پر دلالت کرتے ہیں۔ (۱)

یہی وجہ ہے کہ حضرت زینب کبریٰ علیہا السلام کا نام بھی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جو کہ وحی الٰہی کے بغیر کلام نہیں کیا کرتے تھے، ہی نے منتخب فرمایا ہے۔ اور اگر اس مطلب کو آیت "**وما ینطق عن الهوی اِن هُو الاّ وحیٌ یُوحیٰ**" (۲) کے ساتھ ضمیمہ کیا جائے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کی اس

ذکر کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر مؤرخین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہو تو اس کا بھی تذکرہ ہونا چاہیئے یا کم از کم اکثر علماء و مؤرخین کے ہاں پائے جانے والے مشہور قول کو نقل کرنا چاہیئے۔

ظاہراً استاد محترم نے اپنی اس تحریر میں کسی علت کی بناء پر اس نکتے سے پہلوتہی کی ہے۔ لہذا ہم صرف قول مشہور نقل کرنے پر اکتفا کریں گے اور وہ یہ کہ جناب زینب علیہا السلام ہجرت نبویؐ کے پانچویں سال پانچ جمادی الاولیٰ کو مدینہ منورہ میں متولد ہوئیں اور تقریباً ۵۶ سال زندگی گزارنے کے بعد ۱۴ رجب المرجب سنہ ۶۲ ہجری کو یعنی امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے ڈیڑھ سال بعد اس دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ وفات اور مرقد مطہر کے بارے میں بھی مدینہ، مصر اور شام میں اختلاف ہے۔ (مترجم)

۱۔ الف: الانوار الالٰہیہ فی تاریخ الحجج الاہیہ، ذیل النور الرابع ص ۷۳،

ب۔ منتہی الآمال: ج ۱، ص ۲۶۸، باب نمبر ۴ تاریخ ولادت امام مجتبیٰ علیہ السلام، ص ۳۴۲ باب نمبر ۵ پر امام حسینؑ کی ولادت کے ذیل میں۔

ج۔ بحار الانوار، ج ۴۳، فی تاریخ الامامین الھمامین الحسن والحسین علیہما السلام ص ۲۳۸ حدیث نمبر ۳، ۴، ۸

۲۔ النجم ۳ و ۴

بولتی تصویر کا نام خداوند عالم کی طرف سے عطا ہوا ہے۔(۱)

اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ لفظ زینب دو لفظوں ''زین'' اور ''اَب'' کا مرکب ہے یعنی باپ کی زینت۔(۲)

اگر چہ یہ بات عربی ادب کے رو سے صحیح نہیں کیونکہ عربی ادب میں جب کوئی لفظ دوسرے کسی لفظ کی طرف اضافہ کیا جاتا ہے تو دوسرے لفظ سے کوئی بھی حرف ساقط نہیں ہوتا لیکن یہاں دوسرے لفظ ''اَب'' سے حرف الف ساقط ہوا ہے۔ البتہ اس اعتراض کا جواب یوں دیا جا سکتا ہے کہ لفظ اَب سے الف کا ساقط ہونا، لفظ کی ادائیگی میں آسانی کی خاطر ہے۔ چنانچہ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے ساقط ہونے کی وجہ کثرت استعمال ہو۔ بہر حال جب ہم حضرت زینب علیہاالسلام کی عملی زندگی کی طرف نظر کرتے ہیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یقیناً آپؑ ہر اعتبار سے اپنے والد گرامی کی زینت تھیں۔

۱۔ بلکہ مطلب اس سے زیادہ قوی ہے کیونکہ مختلف کتابوں میں احادیث موجود ہیں .... جیسے ناسخ التواریخ کے ص ۴۵ پر بحر المصائب نامی کتاب سے نقل کیا گیا ہے۔

الف۔ ناسخ التواریخ حضرت زینب کبری علیہاالسلام

ب؛ زینب الکبریٰ سلام اللہ علیہا، ص ۳۲

مما ولدت زینب علیهاالسلام جائت بها امّها الزهرا علیها السلام الی ابیها امیر المؤمنین علیه السلام وقالت: سَمِّ هذه المولودة ،! فقال: ماکنت لأسبق رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم -وکان فی سفر له- ولمّا جاء النبی صلی الله علیهو آله وسلم سأله علی علیه السلام عن اسمها، فقال: ماکنت لأسبق ربی تعالیٰ،فهبط جبرئیل یقرأ علی النبی السلام من الله الجلیل وقال لهُ : سمِّ هذه المولودة زینب، فقد أختار الله لها هذا الاسم..........

۲. الخصائص الزینبیه،

آپؑ اپنے پدر بزرگوار امیر مؤمنین علیہ السلام کی ایسی عظیم خصوصیتوں اور علمی و عملی اسرار کی حامل تھیں کہ جس بزم میں بھی پہنچ جاتیں فاتح خیبر کی یاد تازہ کر دیتی تھیں۔

اس سلسلے میں نہ صرف ان کی گفتگو نے بلکہ آپؑ کے علم، پاکیزہ کردار، عظمت و بلندی اور انسانیت کو جھنجوڑنے والے حکمت آمیز خطبوں نے بھی دنیا کو انگشت بہ دندان کیا ہے۔ چنانچہ ہم اگلے صفحوں پر مشاہدہ کریں گے کہ جناب زینب علیہا السلام نے بہت سے مقامات پر اپنے جرأتمندانہ کردار کے ذریعے شیر خدا کی یاد کو تازہ کیا، جن کا خود لوگوں نے واضح طور پر اعتراف کیا ہے۔(۱)

اگر کوئی کربلا کے اس شیر دل خاتون کا نام اور حسب و نسب جاننا چاہتا ہے تو وہ عرب کے مشہور شاعر متنبّی کے اس شعر کو ملاحظہ کرے جو انہوں نے سیف الدولۃ (۲) کی تعریف میں کہا تھا:

مبــــارک الاســـم أغر اللّقب

کریم الجرشی شریف النسب

۱۔ خطبۂ زینبؑ در کوفہ و شام۔

لھوف؛ قال بشیر بن خزیم الأسدی و نظرت الی زینب بنت علی علیه السلام یومئذ ولم ار خفرة و اللــه انطق منها کأنها تفرّ ع من لسان امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام وقد أومأت الی النـاس ان أسکتوا فارتدّت الأنفـــاس وسکنـــــــــت الأجــــــــر .اس. ﴿لھوف ترجمہ سید احمد نصری زنجانی بنام آہی سوزان بر مزار شہیدان ص۱۴۶﴾ (مترجم)

۲۔ سیف الدولہ کا تعلق ہمدانی حکمران خاندان سے تھا اور وہ ابوالھیجاء کا بیٹا تھا۔ ابوالھیجاء کے تین بیٹے ناصر الدولہ، سیف الدولہ اور ابولعطاف تھے اور اس کا نام علی بن عبداللہ بن حمدان تھا۔

سرزمین حلب کسی زمانے میں اخشید یانِ مصر کے قبضے میں تھی اور کچھ مدت عباسی خلفاء کے تصرف میں رہی۔ ایک دن سیف الدولہ نے اپنے بھائی ناصر الدولہ سے کسی شہر کی حکومت کا مطالبہ کیا تو اس کے بھائی نے شہر حلب پر قبضہ جمانے میں اس کی مدد کی اور وہ ۳۳۳ھ ق میں ایک ہزار فوج کے ساتھ بغیر کسی مزاحمت کے حلب کی سرزمین پر قابض ہوا۔ وہاں